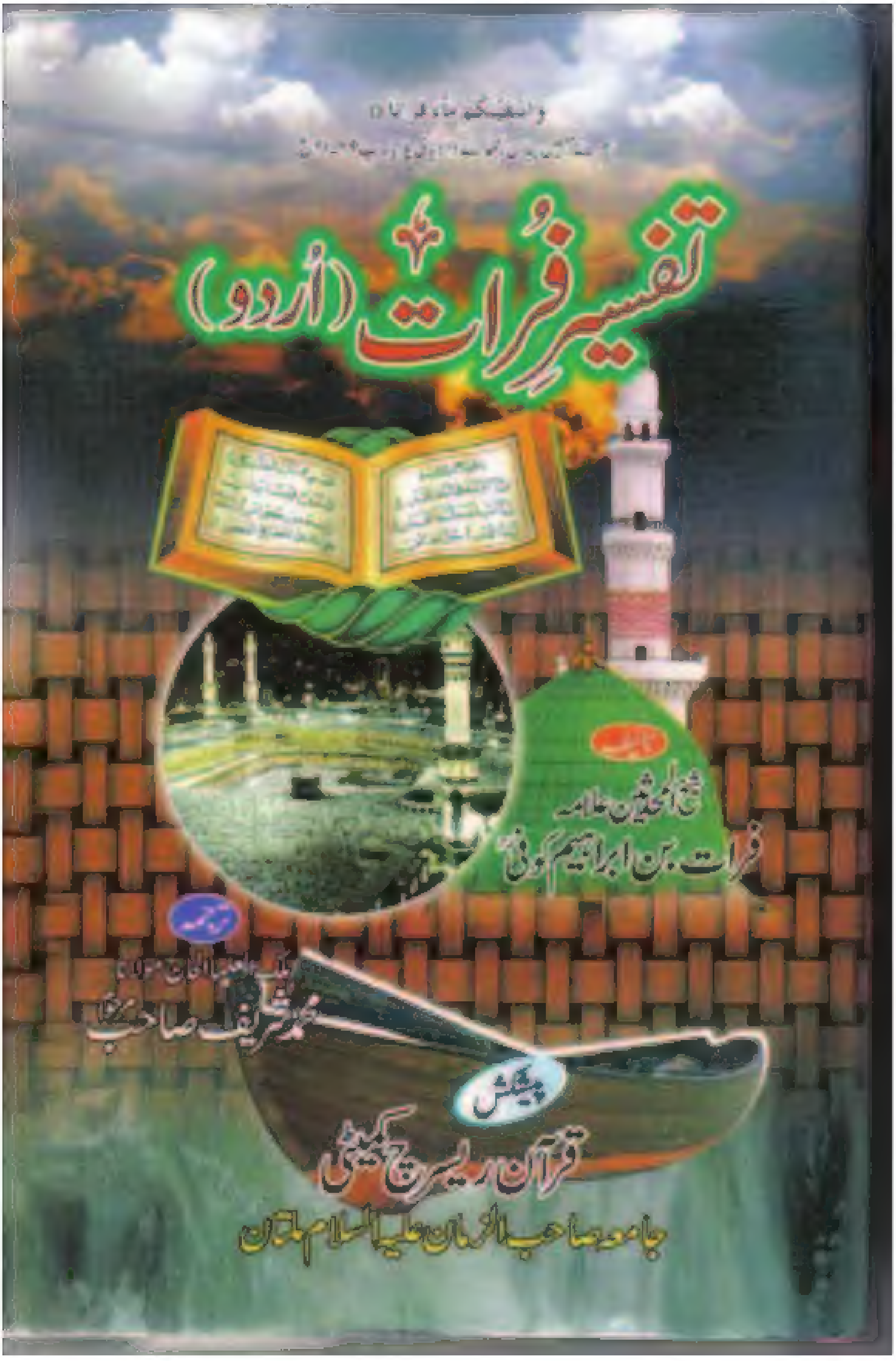

تفسیر فرات (اردو)
شیخ المحدثین علامہ
فرات بن ابراہیم کوفی
محمد شریف صاحب مرحوم
پیشکش
قرآن ریسرچ کمیٹی
جامعہ صاحب الزمان علیہ السلام ملتان

حقوق الطبع محفوظة

نام کتاب ـــــــ تفسیر فرات

مؤلف ـــــــ شیخ المحدثین سرکار علامہ
فرات بن ابراھیم کوفی

مترجم ـــــــ ملک العلماء الحاج مولانا
ملک محمد شریف صاحب
مرحوم شاہ سرگلوی ملتان

پیشکش ـــــــ تنظیم محب علی علیہ السلام
لندن انگلینڈ

ناشر ـــــــ قرآن ریسرچ کمیٹی
جامعہ صاحب الزمان
علیہ السلام ملتان

ھدیہ ـــــــ -/175 روپے

اگست سنہ 2003ء

تنظیم انتظار مھدی ملتان

اعرابی ناراض ہو کر پھر اُچھلا اور کہا ——— اللھم ان یکن ما قال محمد حقاً فانزل علی حجراً فانزل اللہ فیہ سأل سائل"......

سورۃ الجن ——— جابر امام محمد باقر علیہ السلام سے ذیل کی آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا خَوۡفٌ
عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۔

"وہ لوگ جو ایمان لائے اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر پکے ہو جاتے ہیں، جن پر کوئی خوف و غم نہیں ہے: (پ۲۶ ع ۲)

فرمایا ——— خدا کی قسم وہ لوگ تم ہو۔

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنینؑ کو کئی روز سے مدینہ میں نہ دیکھا تھا، آپ کی زیارت کا بہت شوق ہوا، ام سلمہؓ زوجہ کے پاس گیا۔ آپ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

ام سلمہؓ ——— کون ہو؟

جابرؓ ——— جابر بن عبداللہ انصاری ہوں۔

ام سلمہؓ ——— کیوں آئے ہو!

جابرؓ ——— امیر المومنینؑ کئی روز سے مدینہ میں نہیں، مجھے آپ کی زیارت کا بے حد شوق ہے۔

ام سلمہؓ ——— امیر المومنینؑ سفر میں ہیں۔

جابرؓ ——— کون سے سفر میں ہیں!

ام سلمہؓ ——— علیؑ تین روز سے برجستاً گئے ہوئے ہیں۔

جابرؓ ——— کون سے رجبات!

ام سلمہؓ ——— (دروازہ کھولتے ہوئے) مجھے تو گمان تھا کہ تم کو اس بات کا علم ہوگا۔ اچھا مسجد میں جاؤ، وہاں علیؑ کی زیارت ہوگی۔

جابرؓ نے کہا میں مسجد میں آیا دیکھا کہ ایک نور کی چیز اور ایک نور کا بادل سجدہ میں تھا میں دل میں حیران ہوا کہ کہیں ام سلمہؓ نے دھوکا تو نہیں دیا۔ تھوڑی دیر ٹھہر گیا، ناگاہ دیکھا کہ ایک بادل نیچے آرہا ہے، بادل پھٹ گیا، اندر سے امیر المومنینؑ نمودار ہوئے۔ آپ کے ہاتھ میں خون آلود تلوار تھی، جس سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے، سجدہ کرنے والے نے کھڑے ہو کر آپ کو سینہ سے لگایا آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، کہا ———

اے امیر المومنینؑ خدا کا شکر ہے اس نے آپ کو دشمنوں پر فتح دی۔

ساجد ——— مجھے آپ سے کام ہے۔

علیؑ ——— کیا کام ہے!

ساجد ——— فرشتے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

علیؑ ——— میری طرف سے ان کو سلام کہنا، اس نصرت پر بشارت دینا

جابرؓ کا بیان ہے پھر وہ سجدہ کرنے والا بادل پر سوار ہو کر چلا گیا۔ میں امیر المومنینؑ کے پاس گیا اور عرض کیا ——— یا امیر المومنینؑ کئی دن سے آپ کو مدینہ میں نہیں دیکھا میں ام سلمہؓ کے پاس آیا۔ (ساری بات کو جابر نے دہرا دیا)

جابرؓ ——— مولا! کہاں گئے تھے!

علیؑ ——— اے جابر! میں تین دن سے رجبات گیا ہوا تھا

جابرؓ ——— مولا رجبات میں کیا کیا!

علیؑ ——— جابر تجاہل عارفانہ کرتے ہو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہماری ولایت آسمانوں اور زمین والوں پر پیش کی گئی۔ جنات کے ایک گروہ نے ہماری ولایت

کا انکار کر دیا، میرے حبیب محمدؐ نے مجھے ان کے پاس روانہ کیا، میں جنات کے پاس پہنچا وہ تین گروہوں میں بٹ گئے، ایک گروہ ہوا میں اڑ گیا اور مجھ سے پوشیدہ ہو گیا اور ایک گروہ مجھ پر ایمان لایا، جن کے بارے میں آیت قل اوحی نازل ہوئی، ایک گروہ نے میرے حق کا انکار کیا۔ اپنے حبیب محمدؐ کی تلوار سے ان سے جہاد کیا، تمام کو قتل کیا۔

جابرؓ ——— یا امیر المومنینؑ خدا کا شکر ہے، مولا! وہ سجدہ کرنے والا کون تھا؟

علیؑ ——— یا جابر! فرشتوں میں سے خدا کے نزدیک زیادہ مکرم فرشتہ صاحب حجب ہے خدا نے اس کو میری خدمت کے لئے مقرر کیا ہے، جمعہ کے روز میرے پاس آتا ہے۔ آسمانوں کی خبریں اور فرشتوں کے سلام میرے پاس لاتا ہے:

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِکَ تَحَرَّوْا رَشَدًا

پس جو فرمانبردار ہوا تو ایسے ہی لوگ سیدھے راستے پر چلے۔ فرمایا جن لوگوں نے ہماری ولایت کا اقرار کیا وہ سیدھے راستہ پر چلے۔

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَکَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا

اور بے نافرمانی تو وہ جہنم کا ایندھن بنے

وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ

اور جو یہ سیدھے راستے پر قائم رہتے تو ہم ان کو بکثرت پانی سے سیراب کرتے تاکہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں۔ قتل حسینؑ کے بارے میں۔

وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا

جو شخص اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے گا۔ اس کو سخت عذاب میں داخل کریں گے۔

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا

ضرور سجدہ کے مقامات اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ پس تم اللہ کیساتھ کسی کو نہ پکارو، آئمہ اہل بیت محمدؐ سے ہیں ان کے علاوہ کسی اور کو امام نہ بناؤ۔

وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ

جب خدا کا بندہ (محمدؐ) عبادت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے، علیؑ کی ولایت کی طرف ان کو بلاتا ہے۔

كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا۔

جو لوگ ہجوم کر کے اس کو گھیر لیتے ہیں، قریش ان کو گھیر لیتے ہیں۔

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا۔

کہہ دو میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا

قُلْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا

کہہ دو میں کسی کو نفع اور نقصان نہیں دے سکتا، اگر خدا تم کو علیؑ کی ولایت سے گمراہ کرے تو وہ تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے، اور فائدہ نہیں دے گا۔

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

جو خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کرے گا علیؑ کی ولایت میں

فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا۔

تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہے گا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اے علیؑ! تم دوزخ کو بانٹنے والے ہو، اس سے کہو گے یہ میرا ہے اور یہ تیرا۔